حوالے

طبقات ابن سعد

علامہ ابو عبداللہ محمد بن سعد البصری

ترتیب اور پیش کش

میر مراد علی خان

تعارف

ابو عبد اللہ محمد بن سعد البصری المتوفی ۲۳۰ھ کی شہرۂ آفاق کتاب طبقات الکبیر یا الطبقات الکبریٰ کے نام سے موسوم ہے۔ اس کتاب کا مصنف دور ہارون الرشید اور مامون الرشید کا عالم ہے۔ یہ کتاب ۲۰۰ھ اور ۲۲۰ھ کے درمیان بیس سال کے عرصہ میں لکھی گئی۔ مصنف کے دور حیات ہی میں اہل ذوق نے اس کی نقلیں حاصل کر لی تھیں۔

علامہ شبلی نعمانی اس کے متعلق لکھتے ہیں: "نہایت ثقہ اور معتمد مورخ ہے"۔ الفاروق ص ۷۔ سیرۃ النبی جلد اول ص ۱۸۔

ابن خلکان وفیات الاعیان میں لکھتے ہیں یہ ثقہ اور صدوق تھا۔ حصہ چہارم ص ۶۹۶۔

بسمہ سبحانہ

۱ مقدادؓ (ابن الاسود) کہتے ہیں: جب قصی کو فراغت ہوئی اور خزاعہ اور بنی بکر مکہ سے نکالے گئے تو قریش اُن کے پاس جمع ہوئے اور اسی دن سے اس اجتماعی حالت کی بناء پر یہ لوگ قریش کے نام سے موسوم کئے گئے تقرش (جس سے لفظ قریش نکلا ہے اس کے معنی اجتماع کے ہی) جلد اول ص ۹۲

۲ جب ایک سال خشک حالی اور لوگوں کے جانوں پر آبنی تو دعائے استقا کے لئے خواب میں دعا کرنے والے کے صفات بیان کئے گئے نہایت شریف خاندان کا ہو بلند و بالا ہو بھاری بھرکم ہو سفید رنگ والا ہو تو یہ صفت سوائے حضرت عبدالمطلب کے کسی میں نہ پائی اور آپ ایک پہاڑ ابو قبیس پر چڑھ گئے ساتھ میں رسولؐ اکرم بھی تھے اور اُس وقت آپؐ بہت کم سن تھے اور حضرت عبدالمطلب نے یہ دعا کی: اللھم ھولاء عبیدك و بنو عبیدك واماؤك و بنات وامائك و قد نزل بنا ماتری وتتابعت علینا ۔۔الخ " لوگ ابھی پلٹے بھی نہ تھے کہ اتنی بارش ہوئی کے ندیاں نالے بہنے لگے اس پر رقیقہ بنت ابو صیفی بن ہاشم بن عبد مناف نے حمد باری کی

وہ یہ بشیبۃ الحمد اسقی اللہ بلدتنا :: وقد فقدتنا الحیاء واجلو ز المطر

منا من اللہ بالمیمون طائرہ :: وخیر من بُشرت یوماً بہ مضر ۔جلد اول صفحہ ۱۲۸

۳ جب حضرت عبدالمطلب ابرہہ سے ملنے گئے تو آپ کا جو تعارف کرا گیا وہ ان الفاظ سے کیا گیا "اے بادشاہ تیرے حضور میں ایسا شخص آیا ہے جو تمام عرب کا سردار، فضل وعظمت وشرف میں سب پر فائق ہے"۔ ص ۱۳۱

۴ جب ابرہہ نے حملہ کرنا چاہا کعبہ پر حضرت عبدالمطلب نے اللہ کی بارگاہ میں ان الفاظ سے دعا کی "

لاھم ان المرء یمنع رحلہ فامنع حلالك ، لا یغبلن صلیبھم و محالھم غدوًا محالك

ان کنت تارکھم وقبلتنا فأمر ما بدالك ۔یااللہ انسان اپنے سامان کی حفاظت کرتا ہے تو اپنے متاع وسامان کعبہ کی حفاظت کر اور اُن کے صلیبوں اور اُن کے فریب ومکر تیری قدرت پر غالب نہیں آسکتے: جب اللہ نے اپنا عذاب نازل کیا تو حضرت عبدالمطلب نیچے اُتر آئے اور جو دو دشمن کی فوج سے بچ گئے تھے آئے اور حضرت عبدالمطلب کے سر کو بوسہ دیا کہا ان کنت اعلم تو بہت جاننے والا ہے ۔ ص ۱۳۲

۴ تمام عرب میں سوائے اولاد حضرت عبدالمطلب کے کسی ایک کی ایک باپ کی اولاد نہیں تھی۔ ص ۱۳۴

۵ حضرت عبداللہ بن حضرت عبدالمطلب نے ترکے میں ایک کنیز ام ایمن، پانچ اور اک اونٹ اور بھیڑ کے ایک گلے کو چھوڑا جس کے رسولؐ اللہ وارث ہوئے (حدیث "لا نرث ولا نورث" کہاں گئی)۔ ص ۱۴۳

٦ جب آنخضرتؐ کی ولادت باسعادت کی اطلاع حضرت عبدالمطلب کو ملی تو آپنے ارشاد فرمایا:

الحمدللّٰہ الذی اعطانی:::: ھذا الغلام الطیب الاردان
قدسادنی فی المھد علی الغلمان:: اعیذہ باللّٰہ ذی الارکان
حتی اراہ بالغ البنیان :::::: اعیذہ من شر ذی شنان

ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے پاکدامن لڑکا عنایت عطا کیا یہ وہ ہے جو جو گھوارہ ہی میں سب پر سردار ہو گا میں اس کو للہ کی پناہ میں دیتا ہوں"۔ جلد اول ص ۱۴۷

۷ دعوۃ ذوالعشیرۃ۔ ص۲۵۸

۸ حضرت ابوطالب جب کئی سال شعب ابوطالب میں محصور رہے تو آپ اپنے خاندان کے ساتھ ایکدن کعبہ میں گئے اور دعا کی "اے للہ! ہماری مدد کر اُس شخص سے جو ہم پر ظلم کرے یا ہم سے قطع رحم کرے"۔ ص۲۷۸

۹ قتل رسول اکرمؐ کی سازش میں شریک ہونے اور مشورہ دینے شیطان نجد کے بڈھے کی شکل میں آیا تھا ۔ ص۲۹۳

۱۰ بستر رسول اکرمؐ اور حضرت علیؑ شب ہجرت۔ ص۲۹۳

۱۱ وقت وفات سرورکائنات حدیث قرطاس اور عمر کا بولنا، رسولؐ للہ کا سر اقدس جناب امیر کے باہوں اور بازوؤں کے درمیان تھا، ابن عباسؓ کا وہ منظر یاد کر کے گریہ کرنا اور عمر ابن خطاب کا عورتوں کو رونے سے منع کرنا اور آنخضرتؐ کا یہ فرمانا کہ یہ عورتیں تم (عمر ابن خطاب) سے بہتر ہیں۔ عمر کا کہنا کہ قرآن کافی ہے اور رسولؐ للہ کا ان سب کو کہنا کے میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ حصہ دوم ۲۹۰ تا ۲۹۱

۱۲ حضرت فاطمہؑ تمام عالم کی عورتوں کی سردار ہیں۔ ص۲۹۵

۱۳ لشکر اُسامہ میں ابو بکر اور عمر بھی تھے اس لشکر کی سرداری اُسامہ نے کی۔ ص۲۹۶

۱۴ وقت وفات سرورکائناتؐ سر اقدس جناب امیر کی آغوش میں تھا متعدد حوالوں سے۔ ص۳۰۷

۱۵ ابو بکر مدینہ کے باہر السّنح میں رہتے تھے اور بعد وفات رسالتمآبؐ کے پاس آنے سے پہلے اپنی بیٹی سے ملے پھر رسولؐ للہ کی زیارت

کا قصد کیا ۔ ص ۳۱۰

۱۶ عمر ابن خطاب نے خلافتِ ابو بکر کی تائید میں جو دلیل دی وہ یہ کہ ابو بکر مسلمانوں میں سب سے زیادہ بوڑھے ہیں لہٰذا بیعت کرو، چنانچہ لوگوں نے بیعت کر لی۔ (اسوقت ابو بکر کے باپ ابو قحافہ زندہ تھے) ۔ ص ۳۱۲

۱۷ وفات رسولؐ اکرم کی تصدیق اسماء بنت عمیس نے کی اور فرمایا کہ جو مہر نبوت شانے پر تھی وہ اب نہیں ہے اُٹھالی گئی۔ ص ۳۱۶

۱۸ تاریخ اور روز وفات رسولؐ اکرم میں اختلاف ۔ ص ۳۱۷

۱۹ رسولؐ اکرم کو غسل جناب امیرؑ نے دیا۔ ص ۳۲۰

۲۰ عائشہ کے مکان کے دو حصے کئے گئے ایک حصہ میں خود رہتی تھیں اور دوسرے حصہ میں آنحضرتؐ کی قبر تھی۔
(علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرت النبی جلد اول ص ۱۷۶ میں مسجد نبوی اور متصل ازواج النبی کے مکانات کی تفصیل یوں بیان کرتے ہیں کہ مسجد نبوی جب تعمیر ہو چکی تو مسجد سے متصل آپؐ نے ازواج رسول کے لئے مکانات بنوائے اُس وقت تک حضرت سودہ اور حضرت عائشہ ہی تھیں اس لئے دو ہی حجرے بنے جب اور ازواج آتی گئیں تو اور مکانات بنتے گئے۔ یہ مکانات چھ، چھ ہاتھ، سات سات ہاتھ چوڑے اور دس دس ہاتھ لانبے تھے، چھت اتنی اونچی تھی کہ آدمی کھڑا ہو کر چھت کو چھو لیتا۔ (ایک ہاتھ اوسطاً ۱۸ انچ کا ہوتا ہے)۔ (سات ہاتھ کا مطلب ۱۲۶ انچ یعنی دس فٹ ۶ انچ۔ یعنی زیادہ سے زیادہ یہ مکان جو اصل میں کمرے تھے ۱۱ فٹ چوڑائی ۱۳ فٹ لمبائی تھے۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنے چھوٹے سے کمرے میں اُس کے دو حصے ہوں اور دوسرے حصے میں آنحضرتؐ بھی دفن ہوں پھر اُسکے بعد ابو بکر اور پھر عمر دفن ہو سکیں؟)۔ حصہ دوم صفحہ ۳۳۲

۲۱ حدیث لانرث ولانورث کے راوی صرف ابو بکر ہیں۔ ص ۳۴۷

۲۲ مطالبہ فدک اور جناب سیدہؑ کا ابو بکر سے ناراض رہنا جناب امیر قرآن سے دلائل پیش کرنا اور ابو بکر کا خاموش ہو جانا۔ جناب سیدہؑ کا ام ایمن کو بحیثیت گواہ پیش کرنا کہ رسولؐ اکرم نے اپنی حیات میں فدک دے دیا تھا۔ ص ۳۴۹

۲۳ جب جابر عبد اللہؓ نے ابو بکر سے کہا کہ "رسولؐ اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین سے مال آئے گا تم کو اس قدر دوں گا" تو ابو بکر نے بغیر گواہی کے پانچ سو درہم صرف حضرت جابر کے کہنے پر دیدیا۔ اسی طرح اور لوگ بھی صرف رسولؐ اللہ کو وعدہ کا حوالہ دے کر مال لے جاتے تھے۔ ص ۳۵۰

۲۴ حضرت علیؑ نے رسولؐ اللہ کا قرض ادا کر دیا اور آپؑ پکار کر اعلان کیا کرتے تھے کہ " جس سے رسولؐ نے وعدہ کیا ہے اور یا قرض ہو وہ آئے اور مجھ سے لیں " پھر آپؑ کے بعد امام حسنؑ، اور اُسکے بعد امام حسینؑ اعلان کیا کرتے تھے۔ ص ۳۵۱

۲۵ فرمایا جناب امیر نے کے کوئی آیت ایسی نہیں نازل ہوئی جو میں نہیں جانتا میرے رب نے مجھے ایسا قلب عطا کیا جو عقل والا ہے اور ایسی زبان دی جو بولتی ہے فرمایا حضرت علیؑ نے پوچھو مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں کیونکہ اس کی کوئی آیت ایسی نہیں جس کو میں نہ جانتا ہوں وہ رات کو نازل ہوئی ہو یا دن کو ہموار زمین پر نازل ہو یا پہاڑ پر۔ (حضرت علیؑ کا قرآن جمع کرنا اور دیگر احادیث جس سے علم اور فضائل حضرت علیؑ منسوب ہیں) ۔ ص ۲۸۳ تا ۳۸۳

۲۶ عائشہ نے ابوہریرہ سے کہا تم رسولؐ اللہ سے وہ حدیثیں بیان کرتے ہو جنہیں میں نے آپؐ سے نہیں سنا تو ابوہریرہ نے جواب دیا اے اماں جان! میں نے اِس حالت میں حاصل کیا ہے کہ آپ کو (عائشہ) سرمہ دانی اور آئینہ نے اُن احادیث کو سننے سے باز رکھا مجھے ان چیزوں میں سے کسی نے مشغول نہیں کیا۔ ص ۴۰۲

۲۷ ابو بکر کا نام عتیق لوگوں نے رکھا ۔ سوم ص ۱۸

۲۸ جب عمر ابن خطاب قتل رسولؐ اکرم کے ارادہ سے آئے تو رسولؐ اللہ نے اُنکی چادر اور تلوار کی پیٹی کو پکڑا اور فرمایا "اے عمر تم اُس وقت تک باز نہ آؤ گے جب تک کہ اللہ تمہارے لئے رسوائی اور عذاب نازل نہ کرے جیسا کہ اُس نے ولید بن مغیرہ کے لئے نازل کیا"۔ یہ سن کر عمر ابن خطاب نے کلمہ پڑھا۔ (سورہ قلم آیات ۱۰ تا ۱۶)۔ جلد سوم ص ۵۸

۲۹ صالح بن کیسان سے مروی ہے کہ ابن شہاب نے کہا کہ "ہمیں معلوم ہے اہل کتاب (یہودیوں اور نصرانیوں) نے عمر ابن خطاب کو فاروق کہا۔ ہمیں نہیں معلوم ہوا کہ رسولؐ اللہ نے اس کا کچھ بھی ذکر کیا ہو"۔ ص ۵۹

۳۰ عمر ابن خطاب کے عقد مواخوات کو مختلف راویوں نے مختلف بتلایا ہے کسی نے ابو بکر سے عقد مواخوات بتلایا کسی نے عویم بن ساعدہ کے درمیان بتلایا کسی نے عتبان بن مالک اور کسی نے عمر و معاذ بن عفرا کے درمیان۔ ص ۶۱

۳۱ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں عمر ابن خطاب کا مکان رسولؐ اللہ کی عطا کردہ زمین پر تھا۔ ص ۶۱

۳۲ جب ابو بکر وقت آخر آیا تو اُن کے پاس حضرت علیؑ اور طلحہ (جو ابو بکر داماد بھی تھے) گئے اور پوچھا کہ "آپ نے کس کو خلیفہ بنایا؟" انہوں نے کہا "عمر کو"۔ تو طلحہ نے کہا کہ پھر آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ ابو بکر نے کہا کیا تم مجھے اللہ سے ڈراتے ہو۔ اس لئے

بتایا کہ میں تم دونوں سے بہتر اللہ کو اور عمر کو جانتا ہوں"۔ ص ۶۲

۳۳ امیر المومنین کا خطاب خود عمر نے اپنے لئے پسند کیا۔ ص ۷۰

۳۴ عمر ابن خطاب نے ایک شخص کو شہر بدر اس لئے کر دیا کہ وہ خوبصورت تھا۔ ص ۷۴

۳۵ عمر ابن خطاب نماز میں بھول جاتے تھے کسی کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیتے تھے تاکہ وہ اُنھیں بتادے جب وہ شخص اشارہ کرتا تھا کہ سجدہ کریں یا کھڑے ہو جائیں تو وہ ویسا ہی کرتے تھے۔ ص ۷۵

۳۶ عمر ابن خطاب نے کہا "احادیث لکھنے کے لئے اللہ سے ایک ماہ تک استخارہ کرتا رہا، پھر ایک جماعت یاد آئی جس نے کتاب لکھی تو وہ اسی پر متوجہ ہو گیا اور کتاب اللہ کو ترک کر دیا۔ (قرآن کو چھوڑ کر احادیث کے پیچھے رہ گئے) ۔ ص ۷۵

۳۷ ایک وقت عمر ابن خطاب لوگوں میں مال تقسیم کر رہے تھے کہ سعد ابن ابی وقاص دھکے دیتے ہوئے آگے آئے اور اُن کے (عمر) پاس پہنچے عمر نے اُنھیں درے مارا اور کہا "تم اس طرح آگئے کہ زمین کے سلطان سے نہیں ڈرتے تو میں چاہتا ہوں کہ تمہیں بتادوں کہ سلطان بھی تم سے نہیں ڈرتا"۔ ص ۷۵

۳۸ عمر ابن خطاب کی غذا ایک یا دو ٹوکرے ٹڈیوں کے کھالیتے تھے۔ ایک صاع کھجور (ساڑھے تین سیر) ڈال دی جاتی تھیں وہ انہیں کھاتے تھے اور اُس میں خراب اور ردی بھی کھالیتے تھے۔ عمر اپنے جوتے سے کھانا کھانے کے بعد ہاتھ پونچھتے تھے اور کہتے تھے آل عمر کی رومال اُن کے جوتے ہیں۔ عمر گوشت کھا کر اپنا ہاتھ اپنے قدم سے پوچھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ آل عمر کا رومال ہے۔ ص ۷۵

۳۹ عمر بن خطاب کی مرغوب ترین چیز نبیذ یعنی کھجور کی شراب۔ ص ۱۰۴

۴۰ عمر ابن خطاب نے دعائے استسقاء کی تو کہا اے اللہ ہم لوگ تیرے رسولؐ کے چچا کو تیرے سامنے شفیع بناتے ہیں۔ ص ۱۰۶

۴۱ ابی مسعود انصاری سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک جگہ بیٹھے تھے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار سامنے آیا جو اُسے ایڑی سے مارتا ہوا (گھوڑے کو) چل رہا تھا قریب تھا کہ ہمیں کچل دے ہم ڈر کے کھڑے ہوئے دیکھا تو وہ عمر ابن خطاب تھے۔ جلد سوم صفحہ ۱۱۰

۴۲ عمر ابن خطاب بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ص ۱۱۳

۴۳ وقت وفات عمر ابن خطاب نے حضرت علیؑ سے کہا یا علیؑ شائد لوگ تمہیں رسولؐ اللہ سے قرابت دلمادی اور جو کچھ اللہ نے تمہیں علم وفقہ عطا کیا اُس کا لحاظ کریں گے، اور پھر عثمان سے کہا شائد قوم تمہارے سن کا لحاظ کرے گی۔ ص ۱۲۵

۴۴ عمر ابن خطاب نے صہیب کو بلایا اور کہا تم لوگوں کو نماز پڑھانا اس جماعت (شوریٰ) کو ایک کمرے میں بند کر دینا اور جب یہ لوگ کسی پر اتفاق کر لیں تو اُن کے مخالف کی گردن ماردینا اور جب شوریٰ والے اُٹھ کر چلے گئے تو کہا "اگر یہ لوگ اجلح (یعنی جس کے پیشانی پر آگے بال گرے ہوئے ہوں (یہ حضرت علیؑ کو کہتے تھے) والی بنائے تو وہ انہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔ ص ۱۲۵

۴۵ عمر ابن خطاب سے مروی ہے کہ یہ خلافت اہل بدر میں رہے گی جب تک اُن میں سے ایک بھی باقی رہے پھر اہل اُحد میں ہو گا جب تک اُن میں سے ایک بھی باقی رہے گا۔ یہ معاملہ غلام آزاد کردہ کے لئے نہیں ہے اور نہ فتح مکہ کے مسلمین کے لئے کچھ۔ (ابوسفیان اور معاویہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور آزاد کردہ رسولؐ تھے)۔ ص ۱۲۶

۴۶ عمر ابن خطاب نے کہا "اگر مجھے دو آدمیوں میں سے ایک مل جاتا تو میں اس خلافت کے معاملہ کو اُن کے سپرد کر دیتا کیونکہ مجھ کو اُن پر بھروسہ ہے ایک سالم غلام ابی حذیفہ اور دوسرے ابی عبیدہ بن الجراح (یہ دونوں مرگئے تھے اور اُن لوگوں میں تھے جنھوں نے ایک عہد نامہ لکھا تھا کہ بعد رسولؐ خلافت بنی ہاشم نہیں جانے دیں گے)۔ ص ۱۲۶

۴۷ کسی نے عمر ابن خطاب سے کہا "آپ عبداللہ ابن عمر (بیٹے) کو کیوں نہیں خلیفہ بنا دیتے تو "تو عمر ابن خطاب نے کہا "خدا تجھے غارت کرے واللہ میں اُس سے للہ کی مرضی نہیں چاہوں گا کہ ایسے شخص کو خلیفہ بناؤں جو اپنی عورت کو اچھی طلاق بھی نہیں دے سکتا"۔ ص ۱۲۶

۴۸ عبیداللہ ابن عمر (عمر ابن خطاب کے دوسرے بیٹے) نے صرف عبدالرحمٰن بن عوف کے یہ کہنے پر کہ جس خنجر سے عمر زخمی ہوئے تھے وہ انہوں نے ہرمزان اور جفینہ (یہ سعد ابن ابی وقاص کے رضاعی بھائی تھے اور صحابی تھے) کے پاس دیکھی تھی تو اپنی تلوار لی اور اُن دونوں کے پاس آئے اور قتل کر دیا (ہرمزان اور جفینہ کو دھوکہ دے کر بلایا اور اُس وقت جبکہ اسکا گلا کاٹا تو وہ کلمہ تشھد پڑھ رہے تھے)۔ جب عثمان خلیفہ بن چکے تو عثمان نے عبیدللہ ابن عمر کو بلایا اور باز پرس کی تو عبیداللہ ابن عمر نے عثمان کو پکڑ کر پچھاڑ دیا اور لوگوں نے عثمان کو بچالیا۔ عمرو بن عاص نے یہ کہکر سفارش کی کہ یہ واقعہ چونکہ خلافت عثمان کے اعلان سے پہلے ہوا ہے اس لئے درگذر کریں۔ (بعد میں یہ معاویہ کے لشکر میں شامل ہو گئے اور حضرت علیؑ کے خلاف صفین میں مارے گئے) ص ۱۳۳۔۱۴۰

۴۹ جب عثمان بن عفان محصور ہو گئے تو کنانہ بن بُشر اندر داخل ہوئے عثمان سے ملنے گئے تو عثمان کے ایک حبشی غلام نے کنانہ بن بُشر کو قتل کر دیا اس پر دوسروں نے برہم ہو کر اُسغلام کو بھی قتل کیا اور عثمان کو بھی قتل کیا۔ ص جلد سوم ۱۷۲

۵۰ قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ سہلی بنت سہیل جو ابو حذیفہ کی زوجہ تھیں رسول ؐ اللہ کے پاس آئیں اور کہا کہ "سالم غلام ابی حذیفہ میرے ساتھ رہتے ہیں اور بلوغ کو پہنچ گئے ہیں تو رسول ؐ اللہ نے کہا تم اُس کا اپنا دودھ پلا دو جب دودھ پلا دو گی تو وہ تم پر حرام ہو جائیں گے۔ ام المومنین ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ تمام ازواج رسول ؐ نے اس سے انکار کیا۔ ص ۲۱۹

۵۱ سالم غلام ابی حذیفہ مسجد قبا میں امامت کرتے تھے اور جماعت میں عمر ابن خطاب بھی شریک رہتے تھے۔ ۱۲ھ میں جنگ یمامہ میں بہ دور خلافت ابو بکر میں مارے گئے۔ ص ۲۲۰

۵۲ ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول ؐ اللہ نے ایک سریہ بھیجا جس میں ابو بکر اور عمر بھی تھے اور اس کا سردار اُسامہ بن زید کو بنایا۔ حصہ چہارم ص ۲۲۰

۵۳ اسامہ بن زید جب ایک جنگ سے واپس آئے تو اُنہوں نے حالات جنگ رسول ؐ اللہ کو بتانا شروع کئے اور جب اُسامہ نے کہا کہ "ایک شخص مقابل کا بھاگ رہا تھا تو میں نے اُسے جالیا اور نیزہ اُس کی طرف جھکا دیا اُس نے لا الہ الا اللہ کہا مگر میں اُسے نیزہ مار کر قتل کر دیا" رسول ؐ اللہ غضبناک ہو گئے اور فرمایا تم پر افسوس ہے تم لا الہ الا اللہ کے ساتھ جرات ہوئی"۔ اور بار بار فرماتے رہے۔ اُس وقت سے میں نے کسی شخص سے قتال نہیں کیا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو"۔ ص ۲۲۳

۵۴ ام خالد بن خالد بن سعید بن العاص سے مروی ہے کہ میرے والد اسلام لانے والوں میں پانچویں شخص تھے تو راوی نے پوچھا کہ ان سے پہلے کون تھا اُنھوں نے کہا کہ ابن ابی طالب، ابن ابی قحافہ، زید بن حارثہ اور سعد ابن ابی وقاص۔ ص ۲۴۸

۵۵ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ وہ بحرین سے عمر ابن خطاب کے پاس آئے اور چار لاکھ درہم تھے عمر ابن خطاب نے کہا" اے اللہ اور اسلام کے دشمن یا اے اللہ اور اسکی کتاب کے دشمن تم نے اللہ کے مال میں چوری کی تو انہوں نے نہیں بلکہ میں نے تجارت کی اور مال بڑھایا پھر پوچھا کتنا لائے کہا بیس ہزار (یاد رکھئے کہ خود اُنھوں نے اقرار کیا تھا چار لاکھ لایا تھا مگر پرسش پر بیس ہزار بتلا رہے ہیں) عمر نے حکم دیا کہ اپنے سرمائے اور تنخواہ کو دیکھو اور اسے لے لو اور زائد ہو اسوُ سے بیت المال میں داخل کر دو۔ (پھر بھی دو لاکھ نو ہزار جیب میں اُتار لیا)۔ ص ۴۴۶

۵۶ ابو ہریرہ کے بدن پر ہمیشہ ریشم ملے ہوئے کپڑے کی چادر دیکھی ہے۔ ص ۴۶۴

۵۷ عبید بن باب سے مروی ہے کہ میں برتن سے ابو ہریرہ پر پانی ڈال رہا تھا اور وضو کر رہے تھے۔ ص ۴۶۷

۵۸ عبید اللہ ابن عمر بن خطاب، سعد ابن ابی و قاص کے دودھ شریک بھائی تھے۔ اور انہوں نے ابو لولو قاتل عمر کی بیٹی جو مسلمان تھی کو ہرمزان ،جنیہ کو قتل کر دیا۔ عمر عاص کی سفارش پر عثمان نے انکو ناحق قتل کرنے جرم میں سزا نہیں دی۔ حصہ پنجم ص ۳۰

۵۹ حضرت علیؑ کہا کرتے تھے کہ اگر میں والی ہو جاؤں تو عبید اللہ ابن عمر سے ہرمزان، جنیہ کے قتل کا قصاص لونگا۔ ص ۳۳

۶۰ جب حضرت علیؑ خلیفہ بن گئے تو عبید اللہ ابن عمر بھاگ کر معاویہ کے ساتھ ہو گئے اور جب یہ وہاں بھی اپنی شرارت سے باز نہ آئے معاویہ نے چالاکی سے حضرت علیؑ کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا اور مارے گئے۔ ص ۳۳ تا ۳۵

۶۱ کعب نے مغیرہ بن الحارث بن عبد المطلب کا ہاتھ تھاما اور کہا کہ آل محمدؐ میں سے کوئی ایسا نہیں جسے قیامت میں شفاعت کا حق نہ ہو۔ (شفاعت صرف آل محمدؐ کی ملکیت ہے)۔ ص ۳۹

۶۲ رسول اکرمؐ کی وفات کے وقت مروان آٹھ سال کا تھا، عثمان بن عفان کی بیٹی اُم ابان کے شوہر تھا۔ یعنی دامادِ عثمان اور رشتہ میں چچا زاد بھائی بھی تھا۔ ص ۵۳

۶۳ جب عثمان مارے گئے اور طلحہ زبیر اور عائشہ خون عثمان کا کا انتقام میں بصرہ گئے تو مروان بھی اُن کے ساتھ ہو گیا، جب سب لوگ بھاگ رہے تھے تو مروان نے کو طلحہ دیکھا اور کہا "واللہ عثمان کے خون کا ذمہ دار یہی ہے یہی اُن پر سخت تھا میں آنکھ سے دیکھنے کے بعد اور کوئی شہادت کا طالب نہیں ہوں"۔ ایک تیر نکالا اور مارا اور وہ قتل ہو گئے۔ ص ۵۵

۶۴ مروان نے خالد بن یزید کی ماں یعنی یزید ملعون کی بیوہ سے عقد کر لیا تھا اور خالد کو ہمیشہ برا کہتا تھا چنانچہ ایک دن اُس نے خالد سے کہا اُو اتر سرین کے بیٹے دور ہو واللہ تجھ میں ذرا بھی عقل نہیں۔ خالد روتا ہوا اپنی ماں سے شکایت کی جب مروان خالد کی ماں پاس آیا اور سو گیا تو اسکی باندیوں نے اُس کے منہ پر تکیہ رکھ کر مار ڈالا۔ ص ۶۱ تا ۶۲

۶۵ عکرمہ (جو عبد اللہ ابن عباس کا غلام تھا اس نے کئی روایتیں آل محمدؐ کی عظمت کے خلاف کہیں ہیں اور بخاری نے کئی مقامات پر ان سے حدیث لی ہے) عکرمہ خوارج کی سی رائے رکھتا تھا، اسکی احادیث سے استدلال نہیں کیا جاتا لوگ ان کو ثقہ ہونے کے بارے میں کلام کرتے ہیں۔ ص ۲۸۰

۶۶ عکرمہ سونے کی انگوٹھی پہنتا تھا صرف ایک سفید جبہ سے نماز پڑھاتا تھا۔ نہ اُن کے بدن پر کرتا ہوتا، نہ تہمند نہ چادر۔ خارش اور بواسیر میں مبتلا تھا۔ ص ۲۷۹

۶۷ عکرمہ کے بارے میں کہاجاتا ہے کہ اُن کی رائے خوارج کے موافق تھی۔ ص ۲۸۰

۶۸ فدک پر مروان قابض تھا۔ ص ۳۶۴

۶۹ انس بن مالک کے سر پر ریشمی پگڑی تھی۔ حصہ ہفتم ص ۳۹

۷۰ انس بن مالک کی انگوٹھی میں بھیڑیے یا لومڑی کی تصویر کندہ تھی ایک اور روایت میں بیٹھا ہوا شیر تھا۔ ص ۳۹، ۴۰

۷۱ صحابہ کرام میں انس بن مالک مال میں سب سے زیادہ حریص تھے۔ ص ۴۰

۷۲ انس نے رسول اللہ کی ایک حدیث بیان کی تو ایک شخص نے پوچھا کیا یہ حدیث رسول اللہ سے آپ نے سُنی ہے؟ اس پر انس غصہ میں بھر کر کہا "اللہ کی قسم ہم نے ہر حدیث رسول اللہ سے نہیں سُنی لیکن ہم آپس میں کسی مسلمان کو جھوٹا نہیں سمجھتے"۔ (یعنی سُنی سنائی بیان کرتے تھے)۔ ص ۴۳

۷۳ انس جب حدیث رسول اکرم بیان کرتے تو یہ بھی کہہ دیا کرتے تھے "یا جیسے رسول اللہ نے فرمایا"۔ ص ۴۲

۷۴ جب لوگوں نے دیکھا کہ انس بن مالک پر ریشمی پگڑی، ریشمی جبہ اور ریشمی چادر دیکھی تو پوچھا "یہ کیا؟ آپ ہمیں ریشم سے منع فرماتے ہیں اور خود پہنتے ہیں؟"۔ جواب دیا "ہمارے امراء ہمیں یہ لباس دیتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ امراء یہ لباس ہمارے جسم پر دیکھیں"۔ (امراء کی خوشنودی عزیز تھی اللہ اور رسول کے مقابل)۔ ص ۴۶

۷۵ ابوحنیفہ ابن ثابت جو بنو تیم اللہ بن ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام تھے، آپ حدیث میں ضعیف ہیں ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔ (یہ امام اعظم ابوحنیفہ کی تعریف ہے)۔ ص ۳۴۱

۷۶ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی اکرم سے نکاح کے وقت حضرت ام المومنین خدیجہ ۲۸ سال کی تھیں۔ حصہ ہشتم صفحہ ۳۲

۷۷ حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ نے حضرت ام المومنین خدیجہؓ نکاح کیا تو آپ ۲۵ سال کے تھے اور حضرت ام المومنین خدیجہ ۴۰ سال کے تھیں اور فرمایا رسول اللہ نے "خدیجہؓ مجھ سے دو برس بڑی تھیں آپ (خدیجہؓ) واقعہ فیل سے ۱۵ سال پہلے پیدا ہوئی تھیں اور میری ولادت ۱۳ سال قبل ہوئی تھی"۔ ص ۳۲

۷۸ عفیف کندی سے روایت ہے کہ میں عباس ابن عبد المطلب کے گھر ٹھیرا اور اور اُن کے مکان سے بیت اللہ کو دیکھ رہا تھا ایک نوجوان آتا ہے اور کعبہ کے قریب جاکر آسمان کی طرف اپنا سر اُٹھاتا ہے اور دیکھتا ہے پھر ایک لڑکا آکر اس نوجوان کے دائیں طرف کھڑا ہو جاتا ہے پھر ایک خاتون آکر دونوں نوجوانوں کے پیچھے کھڑی ہو جاتی ہیں پھر یہ لوگ رکوع اور سجود کرتے ہیں جب میں نے عباس سے پوچھا تو اُنہوں نے کہا "یہ میرا بھتیجا محمدؐ بن عبداللہ ہے اور دوسرا میرا بھتیجا علیؑ ابن ابی طالب ہے اور خاتون یہ میرے بھتیجے کی زوجہ خدیجہ بنت خویلد ہیں "۔ص ۳۳

۷۹ جناب فاطمہؑ کی پیدائش کے وقت نبی اکرم ۳۵ سال کے تھے اور آپ (جناب سیدہؑ) کے پانچ بچے تھے۔ص ۴۴

۸۰ مختلف روایات سے یا تو چھ ماہ یا تین ماہ جناب فاطمہؑ بعد رسولؐ زندہ رہیں۔ص ۴۴

۸۱ مطالبہ متروکہ اور ابو بکر کا انکار جس سے جناب فاطمہؑ ناراض ہو گئیں۔ص ۴۴

۸۲ زینب جو سب سے بڑی بیٹی تھیں اعلان نبوت سے قبل ابو العاص کے نکاح میں تھیں۔ص ۴۹

۸۳ اعلان نبوت سے قبل رقیہ کا نکاح عتبہ بن ابی لہب سے ہو گیا تھا۔ص ۵۵

۸۴ ام کلثوم جس سے عثمان بن عفان نے نکاح کیا تھا جب انکی وفات ہو گئی تو رسول اکرم قبر کے کنارے بیٹھے رو رہے ہیں اور فرمایا کہ "تم میں کوئی ایسا شخص ہو جو اپنی زوجہ سے آج کی شب صحبت نہ کی ہو؟" عثمان ہٹ گئے ابو طلحہ بولے "یا رسولؐ اللہ میں ہوں"۔ آپؐ نے فرمایا" اچھا قبر میں اُتر کر انہیں اُتارو"۔ (واضح رہے کہ متواتر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ رسولؐ اللہ نے دامادوں سے یہ وعدہ لیا تھا کہ میری بیٹی کی زندگی میں کوئی دوسرا عقد نہیں کرے گا۔ اب جو عثمان پیچھے ہٹے کیا وہ اپنی مردہ زوجہ سے صحبت کی تھی یا یہ ام کلثوم رسولؐ اللہ کی بیٹی ہی نہیں تھیں؟)۔ص ۵۸

۸۵ عائشہ ، رسولؐ اللہ سے پہلے جبیر بن مطعم کے ساتھ عقد ہو چکا تھا (ترجمہ جو اردو میں کیا گیا وہ یہ کہ "منسوب تھیں"۔ عربی کتاب میں یہ تحریر ہے عن عبد اللہ بن نمیر عن الا جلح عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ قال خطب رسول اللہ ﷺ عائشہ بنت ابی بکر فقال انی کنت اعطیتھا مطعما لا بنہ ندعنی حتی اسلھا منھم فاستسلھا منھم **فطلقھا فتزوجھا** رسول اللہ ﷺ ج ۸ ص ۵۹ مطبع دار صدر بیروت۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر سے عائشہ کے بارے میں تو ابو بکر نے کہا اس کو تو میں ابن مطعم جبیر کے حوالے کر چکا پھر جبیر نے طلاق دی اور وہ رسولؐ اللہ کے ساتھ بیاہی گئیں)۔ حصہ ہشتم ص ۸۳

۸۶ عائشہ سے رسولؐ اللہ نے ایک گھر پر نکاح کیا جس کی قیمت تقریباً پچاس درہم تھی۔ (واضح رہے مہر نہیں لکھا)۔ص ۸۴

۸۷ نبی اکرمؐ سے جب نکاح ہوا عائشہ ۶ سال کی تھیں اور رخصتی کے وقت ۹ سال کی اور وقت وفات رسولؐ یہ ۱۸ سال کی۔ (کل ۹ سال رسولؐ اللہ کے ساتھ ازدواج رہا)۔ ص ۸۴

۸۸ ایکدن ایک عورت نے عائشہ کو ماں کہہ کرپکارا تو عائشہ نے کہا "میں تمہاری ماں نہیں ہوں بلکہ تمہارے مردوں کی ماں ہوں"۔ ص ۸۹

۸۹ عائشہ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے پردہ کرتی تھیں۔ ابن عباس نے کہا کہ "عائشہ کا پردہ کرنا صحیح نہیں ہے"۔ ص ۹۹

۹۱ عائشہ کی تمنا "کاش میں درخت ہوتی کاش میں پتھر ہوتی کاش میں مٹی کا ڈھیلا ہوتی" اور ایک مقام پر کہا "کاش میں اس درخت کا پتہ ہوتی"۔ ۔ ص ۱۰۱

۹۲ عائشہ جب قرآن کی یہ آیت وقرن فی بیوتکن (اپنے گھروں میں چھپی رہو) پڑھتیں تو اتنا روتیں کہ آپ کا دوپٹہ آنسوں سے شرابور ہو جاتا۔ ص ۱۰۹

۹۳ رسولؐ اکرم نے حفصہ کو طلاق دیدی تھی۔ ص ۱۱۲

۹۴ حفصہ اور عائشہ کا باہمی سازش کرنا ۔ ص ۱۱۳

۹۵ مروان نے حفصہ کی نماز جنازہ پڑھائی، (جیسی روح ویسے فرشتے)۔ ص ۱۱۵

۹۶ جناب ام سلمہؓ نہایت حسین تھیں عائشہ حسد کرتی تھیں ان کے حُسن سے۔ ص ۱۲۶

۹۷ عائشہ اور حفصہ دونوں نے اسماء بنت نعمان جو نہایت خوبصورت تھیں دھوکا دیا کہ جب رسولؐ اللہ شب میں تشریف لائیں تو اعوذ باللہ منک کہو یہ رسولؐ اللہ کو پسند ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کہا اور رسولؐ اللہ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا یہ یوسف والیاں (عائشہ اور حفصہ) ہیں ان کا مکر عظیم ہے۔ یہ (اسماء بنت نعمان) اسی صدمہ سے اپنے میکہ میں فوت ہو گئیں۔ ص ۱۹۶ تا ۱۹۹

۹۸ جب طلحہ بن عبید اللہ نے کہا جب رسول اللہ کی وفات ہو جائے گی تو میں عائشہ سے نکاح کروں گا جس کو سن کر رسولؐ اللہ کو ایذا پہنچی اور یہ آیت نازل ہوئی وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ---)۔ ص ۲۸۲

۹۹ ۷ھ میں حضرت ماریہ کو مقوقس بادشاہ نے رسول اللہ کی خدمت میں روانہ کیا جو انتہائی حسین تھیں۔عائشہ سے روایت ہے کہ " حضرت ماریہ کی خوبصورتی سے جتنا حسد ہوتا تھا کسی اور پر نہیں ہوتا تھا رسول اللہ عموماً اپنا وقت وہیں گذارتے تھے۔چنانچہ ہم ماریہ کو تنگ اور پریشان کرنے لگے جس کی وجہ سے رسول اللہ نے ماریہ کو دوسری جگہ منتقل کر دیا اور مزید وقت وہیں گذارتے تھے جس ہم کو اور شاق گذرا پھر اللہ نے ماریہ سے رسول اللہ کو بیٹا دیا اور ہم اس عطا سے محروم رہے"۔ص ۲۹۵

۱۰۰ جب حضرت ابراہیم (فرزند رسول اکرم) کی وفات ہوئی تو عائشہ نے یہ الزام لگایا کہ یہ تو اُس قبطی کی اولاد تھی جو اُن (ماریہؓ) کے پاس آتا جاتا ہے رسول اللہ حضرت علیؑ کو تحقیق کے لئے بھیجا اور وہ شخص ایک درخت پر ڈر کر چڑھ گیا جب اُس نے حضرت علیؑ کے غصہ کے حالت دیکھی گھبرا کر درخت سے گرا اور اُسکا ستر کھل گیا جس سے پتہ چلا کہ وہ شخص مرد ہی نہیں تھا۔(اسی پر آیت افک اُتری تھی جو سورہ نور کی آیت ۱۲ ہے جہاں اور آیتوں کو لوگ نے اپنے سے منسوب کر لیا اس آیت کو بھی عائشہ سے منسوب کر دیا۔اس واقعہ کی تفصیل دیکھنا ہو تو علامہ مجلسیؒ کی "حیات القلوب، جلد دوم صفحہ ۸۷۹، اس واقعہ کے بعد سورۂ حجرات کی آیت ۶ نازل ہوئی)۔ص ۲۹۷

۱۰۱ رسول اللہ کو اپنے والد سے جو میراث ملی تھی اُس میں ام ایمن، پانچ موٹے تازے اونٹ اور کچھ بکریاں شامل ہیں۔ص ۳۰۵

۱۰۲ سعید بن مسیّب (جو ابوہریرہ کے داماد بھی تھے اور عمر ابن خطاب کے مرنے کے دو برس بعد ۲۲ھ میں پیدا ہوئے تھے انکا باپ مسیّب بن حزن آنحضرتؐ کے بیعت رضوان میں آئے تھے صحیح مسلم نے ان سے ایک روایت وقت وفات ابوطالبؑ کا انکار کلمہ شہادت لی ہے حضرت ابوطالبؑ کی وفات ہجرت سے تین برس قبل ہوئی تھی)۔کبھی بھی بنی اُمیہ اور عبداللہ ابن زبیر کو برا نہیں کہا۔اور اپنے غلام کو یہ نصیحت کی کہ "خبردار اللہ کا خوف کر کے مجھ پر جھوٹ نہ بولنا (تہمت نہ لگانا) جیسا کہ ابن عباس کا غلام عکرمہ نے ابن عباس پر جھوٹ (تہمت) لگایا ہے"۔ حصہ پنجم ص ۱۵۳

۱۰۳ سعید بن مسیّب نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ص ۱۵۱

۱۰۴ سعید بن مسیّب سے کسی نے نماز میں سجدہ کپڑے پر کرنے کے بارے پوچھا تو کہا کہ یہ بدعت ہے۔ص ۱۵۲

۱۰۵ سعید بن مسیّب سے مروی ہے کہ ایک روز عمر ابن خطاب اپنے اصحاب کے پاس گئے اور فرمایا آج میں نے ایک کام کیا ہے، مجھے اُس کے بارے میں تم لوگ فتویٰ دو، اصحاب نے کہا اے امیر المومنین وہ کیا ہے، فرمایا میرے پاس سے ایک جاریہ (لونڈی) گذر رہی تھی، مجھے وہ اچھی معلوم ہوئی میں نے اُس سے جماع کیا حالانکہ میں روزہ دار تھا، سارے اصحاب نے اس کو سُن کر تعجب کیا۔جلد دوم ص ۳۸۳۔